

خود پہنے، پندرہ بیگم زینت محل کو دیے، پانچ پانچ دوسری بیگمات کو، سات گورنر جنرل کو، پانچ اس کی میم کو، چھ لفٹنٹ گورنر آگرہ کو، ایجنٹ کو پانچ ایجنٹی کے اور پانچ خطاب فرزند کے، کپتان قلعہ کو چار کپتانی کے اور چار سکرٹری شپ کے، ایک سورج ٹرائن کو اور ایک حکیم احسن اللہ خاں کو۔

غرض یہ تقریب اسی طرح ہر سال منائی جاتی تھی۔ اسی پر کسی وقت یہ شعر کہے گئے، جن میں رسم کے بعض پہلوؤں کا ذکر بھی آگیا ہے۔

۱۔ لغات :- ناند : بہت بڑا کونڈا، مٹی کا بہت بڑا برتن۔

شرح : ماہ صفر کا آخری بدھ ہے۔ چلو، ایک بڑا برتن مشک جیسی، خوشبو والی شراب سے بھر کر باغ میں رکھ دیں۔

۲۔ شرح : تاکہ جو بھی آئے، جام بھر بھر کر پیئے اور مست ہو کر سبزے کو روندنا پھرے۔ پھولوں کو الائنگ جائے، یعنی ان پر پاؤں نہ پڑنے دے۔

۳۔ شرح : اے غالب ! تو یہ کیا کر رہا ہے، اب تو مجھے بادشاہ کی مدح کے سوا کوئی لکھنا پڑھنا پسند ہی نہیں آتا۔

۴۔ شرح : دیکھ ! بادشاہ کے حضور میں سونے چاندی کے چھلے جلتے ہیں، جن کی چمک دمک کے سامنے سورج کی چاندی اور چاند کا سونا بھی ماند ہے۔

۵۔ شرح :- یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ چھلے نہیں، بلکہ لاکھوں سورج اور بے شمار چاند درمیان سے خالی کر دیے گئے ہیں۔

## ۵۔ مدح نصرت الملک

نصرت الملک بہادر ! مجھے بتلا کہ مجھے ؛ ۱۔ شرح :

تجھ سے جو اتنی ارادت ہے تو کس بات سے ہے  
اے نصرت الملک  
بہادر ! مجھے یہ